بہادر یار جنگ

آیئے، آج سے تقریباً نصف صدی پیچھے چلتے ہیں۔ تحریکِ پاکستان اپنے شباب پر ہے۔ بستی بستی، شہر شہر "لے کے رہیں گے پاکستان" کی آواز گُونج رہی ہے۔ اسی دور کی بات ہے، مسلم لیگ کے پرچم تلے ایک عظیم الشان جلسہ ہو رہا ہے۔ وسیع و عریض میدان لوگوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا ہے۔ تاحدِّ نظر سر ہی سر نظر آ رہے ہیں۔ لوگ اپنے محبوب رہنما اور قوم کے ایک عظیم شُعلہ بیان خَطیب کی تقریر سننے کے لیے بے تاب ہیں۔ ابھی اس نے تقریر شروع ہی کی تھی کہ بادل گھر آئے اور بوندا باندی شروع ہوگئی اور پھر تھوڑی دیر بعد موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ دھیرے دھیرے لوگ اِدھر اُدھر بھاگنے لگے اور جلسہ کچھ درہم برہم سا ہونے لگا کہ اتنے میں شیر کی سی دھاڑ کے ساتھ فضا میں ایک آواز گونجی اور لوگ خاموش ہوگئے۔ جو اِدھر اُدھر چلے گئے تھے وہ بھی کھُلے میدان میں آ گئے۔ جو چھتریاں کھل گئیں تھیں وہ بند ہو گئیں۔ سر پہ بجلی کڑکتی اور بادل گرجتے رہے۔ تقریر کرنے والا تقریر کرتا رہا اور سننے والے سنتے رہے اور رہ رہ کے اللہُ اکبر کی صدائیں بلند ہوتی رہیں۔ آخر بارش خود ہی تھک ہار کر تھم گئی۔ یہ تھا تقریر کا اثر، اور یہ تھے برِّصغیر پاک وہند کے بے مثال مقرّر

اور قائدِاعظمؒ کے پرستار اور جاں نثار ساتھی نواب بہادر یار جنگ۔

درویش صفت رئیس بہادر یار جنگ برّصغیر کی مشہور ریاست حیدر آباد دکن میں پیدا ہوئے۔ وہ میٹرک کے طالب علم تھے کہ ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کے والد نے جاگیر بھی چھوڑی اور قرضہ بھی۔ نوجوان بہادر خان نے اخراجات میں کمی کی اور جلد ہی سارا قرضہ ادا کر دیا۔

قدرت نے محمّد بہادر خان کو قوم کی بھلائی کے لیے پیدا کیا تھا۔ چناں چہ اُنھوں نے مجلسِ تبلیغ اسلام کے نام سے ایک انجمن بنائی۔ ساری ریاست کا دورہ کیا اور جگہ جگہ اسلام کا پیغام پہنچایا۔ آپ کی زبان شیریں تھی اور تقریر میں جادو کا اثر تھا۔ ایک بار حیدر آباد دکن کے حاکم "نظام" خاموشی سے آئے اور اُن کی تقریر سنی۔ تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ بے اختیار آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ نظام حیدر آباد نے ان کی قومی خدمات کو سراہتے ہوئے اُنھیں "بہادر یار جنگ" کا خطاب دیا۔

بہادر یار جنگ مسلم لیگ کے عظیم رہنما تھے۔ قائدِاعظمؒ اُنھیں اپنا دوست اور سچا ہمدرد سمجھتے تھے اور قومی معاملات میں ان کی رائے کا بڑا احترام کرتے تھے۔ بہادر یار جنگ مسلم لیگ کے جلسوں میں تقریر کرتے تو یوں محسوس ہوتا کہ جیسے آتش فشاں پہاڑ سے لاوا اُبل رہا ہو۔ مسلم لیگ اور تحریکِ پاکستان کو کامیاب بنانے میں دوسری بہت سی باتوں کے ساتھ ساتھ بہادر یار جنگ کی پُرجوش تقریروں کا بھی بڑا حصّہ ہے۔

بہادر یار جنگ ایک نڈر مجاہد تھے۔ جو کچھ محسوس کرتے، بے خوف

ہو کر کہہ دیتے۔ جہاں کہیں انھیں خرابی نظر آتی، اسے بیان کر دیتے۔ اُنھوں نے حیدر آباد دکن کے ریاستی ماحول کے خلاف بھی بے باکانہ آواز بلند کی اور غیر ملکی حکمرانوں کو بھی للکارا۔ اس صاف گوئی اور بے باکی کا نتیجہ یہ ہوا کہ 'نظام' حیدر آباد ان سے ناراض ہو گئے مگر بہادر یار جنگ نے ان کے حاکمانہ رویّے کی کوئی پروانہ کی اور اپنے کام میں لگے رہے۔ جب اُنھوں نے یہ دیکھا کہ خطاب اور جاگیر قومی خدمت کے راستے میں رکاوٹ ہے تو اُنھوں نے اپنا خطاب اور جاگیر واپس کر دی۔ اس پر لوگوں نے اُنھیں مبارک باد کے خطوط بھیجے۔ انسان کی عزّت، خطاب اور جاگیر سے نہیں بلکہ خدمت اور ایثار سے ہوتی ہے۔

بہادر یار جنگ نے بڑی مصروف زندگی گزاری۔ اُنھوں نے مختلف ریاستون میں رہنے والے مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع کیا اور ان میں بیداری پیدا کی۔ قومی کاموں میں دل کھول کر حصّہ لیا۔ وہ ارادے کے پکّے، حوصلے کے مضبوط اور سچّے مسلمان تھے۔ جو شخص ان سے ایک دفعہ مل لیتا، ان کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ وہ ساری زندگی مسلمانوں کی ترقّی کے لیے کوشش کرتے رہے۔

بہادر یار جنگ کا انتقال ۲۵/ جون ۱۹۴۴ء کو ہوا۔ انتقال کے وقت اُن کی عمر صرف انتالیس سال تھی مگر اتنی سی عمر میں وہ ایسے کارنامے انجام دے گئے جو ان کے نام کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔

مشق

(الف) نیچے دیے ہوئے سوالات کے جوابات لکھیے:

۱- نظام دکن نے محمّد بہادر خاں کو بہادر یار جنگ کا خطاب کیوں دیا؟

۲- بہادر یار جنگ کے بارے میں قائدِ اعظمؒ کے کیا خیالات تھے؟

۳- بہادر یار جنگ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(ب) "حاکم" کلمہ اسم ہے جس سے کلمہ صفت "حاکمانہ" بنا ہے۔
آپ نیچے دیے ہوئے الفاظ سے اسی طرح صفت بنایئے:
بزدل- مجاہد- جاہل- ظالم- رئیس- بہادر- بے باک

(ج) ذیل کے الفاظ اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:
اصلاح- سیرت -اعتراف- ماحول- خامی

(د) بہادر یار جنگ کی قومی خدمات پر چند جملے لکھیے۔

(ہ) مذکر کے مؤنث اور مؤنث کے مذکر بنایئے:
دھوبی- استاد- ہاتھی- چڑیا- نائی- خادم- بیگم- فقیر- مالی- رانی- خانم